أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ

صراطِ مستقیم

لاہور

ہفتہ وار

بدلِ اشتراک
سالانہ ۳ روپے
ششماہی ۱/۱۲
سہ ماہی ۱
ممالک غیر سے ۶ روپے
فی پرچہ قیمت ۱

نرخ اشتہارات
ایک صفحہ پورا
نصف صفحہ
۱/۴ صفحہ

مینیجر صیغہ اشتہارات

جلد ۱ | مورخہ ۲۶ جمادی الآخر | نگرانِ اعلیٰ ابو محمد مصلح محرک عالمگیر تحریک قرآن مجید | مطابق ۳ ستمبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۷

دریائے معرفت

یہ نظم بھی مولانا ظفر علی خان از

یارب تری خدائی کی پہنائیوں میں ہوں
یعنی ترے کلام کے شیدائیوں میں ہوں

ارض و سما و عرش ہیں میری نگاہ میں
روزِ ازل سے اُن کے تماشائیوں میں ہوں

قرآن کی گرفت کو مت پوچھ ہمنشیں
جکڑا ہوا خدائی توانائیوں میں ہوں

موتی ہیں یہ معانیٔ قرآنِ پاک کے
دریائے معرفت کی میں گیرائیوں میں ہوں

اے کاش پھر خدائی حکومت کا دور ہو
خیر القرون کے میں تمنائیوں میں ہوں

غلبہ کا دینِ حق کے اگر ولولہ نہ ہو
کس منہ سے پھر کہوں کہ میں بطحائیوں میں ہوں

مضمون آسمان کے ہیں اِس زمین میں
کس شان کی ہیں قافیہ پیمائیوں میں ہوں

ظفر

...ات

[illegible] دور [illegible] شریف المپنہ
بخدمت ابو محمد مصلح صاحب [illegible] السلام علیکم

[illegible] حکومت الٰہی کے قیام کے متعلق وصول ہوا
[illegible] مشورہ کر کے ایک جلسہ منعقد کرنے کی
[illegible] کرونگا۔ اور درد دلبوتی [illegible] کرکے اطلاع دونگا۔ یہاں
[illegible] مشکل کا ہے۔ جس چیز کو
[illegible] الٰہی کہتے ہیں۔ ہندو اس کو رام راج کہتے ہیں۔ اور ہر فرقہ
[illegible] کے لئے ہر ہفتہ دعا کرتی ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے۔ واضح
طور پر تحریر فرمائیے۔ حکومت الٰہی کا جو نقشہ آپ کے خیال میں ہو۔
اس سے مطلع کیجئے۔ حکومت الٰہی اسلامی حکومت کا نام رکھتے
ہیں۔ یا اس کے علاوہ کوئی دوسری صورت اسکی ہوگی۔ اس کے متعلق
مفصل طور پر اظہار فرمائیے والسلام

جواب

مکرم مولانا وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

میرا ایمان ہے کہ روئے زمین پر جس قدر انبیاء و مرسلین
آئے۔ حکومت الٰہی کے قیام اور آسمانی قوانین کے نفاذ کے
لئے آئے۔ اور جب کہ خدا کے آخری پیغام قرآن مقدس نے یہ
ان پاک نفوس کی بعثت سے کوئی ملک و قوم خالی نہ رہا۔ آخر میں
جناب خدا کے آخری رسول خدا کا آخری پیغام لیکر آئے۔ اور انہوں
نے بھی اسی مقدس فرض کو انجام دیا۔ اور پیرانِ کے بعد خلفاء نے
نیابت کا حق ادا کیا۔ لیکن اس کے بعد یہ سلسلہ منقطع ہو رہا۔ لیکن
قرآن اپنی حفاظت میں قیامت تک کے لئے اسی پاک غرض
کے واسطے موجود ہے۔ کہ ہر دور میں حکومت الٰہی کا جوا اپنے
کاندھوں پر رکھیں اور غیر اللہ کی حکومت سے سرتابی کریں۔
یہ حکم مسلمانوں کیلئے بھی ہے۔ اور دنیا کی دوسری قوموں کے
واسطے بھی خواہ اس حکومت الٰہی کا نام وہ اپنی زبان میں کچھ ہی رکھیں

چونکہ حکومت الٰہی کا محرک اور دستاویز قرآن ہے اور
وہ سارے جہان کے لئے ہے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ اس دعوت
تبلیغ کو مختص نہیں کیا جا سکتا۔ اور اس سے ہماری مراد مختلف
مذہبوں کا یکجا کرنا ہے۔ جوانسانوں کے لئے سب سے بڑی سعادت
ہے حکومت الٰہی کا مختصر سا خاکہ تو یہی ہے جو بیان ہوا۔ اور
حکومت الٰہی کا مقصد انسانوں کا اپنے پیدا کرنے والے کے حکموں
پر بلا چون وچرا عمل کرا دینا ہے۔ جو اسلام کے سوا اور کیا ہو سکتا
ہے والسلام

آپکے تعاون اور مشورے کا خواستگار
ابو محمد مصلح

مکتوب

(مولانا سید محمد اشرف شاہ کشفی نظامی)

مکرمی محترمی مولانا ابو محمد مصلح صاحب زاد عنایتہٗ
السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ۔ آسمانی بادشاہت کو اب تک
عوام نہیں سمجھ سکتے [illegible] مفہوم عوام کی سمجھ کیلئے تحریر
کیا جائے۔ اور یہ ثابت کیا جائے۔ کہ آسمانی بادشاہت سے ہی
دنیا کے فتنہ و فساد دور ہو سکتے ہیں۔ اور قوموں کی غلامی سے
آزادی حاصل ہو سکتی ہے۔ اور آسمانی بادشاہت سے ہی ہندوستان کو
آزادی حاصل ہوگی۔ کیونکہ کانگرس اور آزادی کا اس قدر پروپیگنڈا
ہو رہا ہے۔ کہ نوجوانوں کے دلوں سے مذہب کی وقعت کم ہوتی
جا رہی ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ مذہب کے ساتھ آزادی کا سبق
دیا جائے۔ خدا آپ کے ارادوں کو کامیابی عطا فرمائے۔

جواب

جناب شاہ صاحب کرمفرما وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

یہ بالکل صحیح ہے کہ عرصہ دراز سے آسمانی بادشاہت کا
نام تو کجا تخیل بھی باقی نہیں رہا ہے۔ اور دراصل یہی سبب ہے
کہ لوگوں کو اسکے سمجھنے میں دقتیں لاحق ہو رہی ہیں۔ حیرت تو یہ ہے
کہ سیاسیئین اور علما بھی اسی صف میں کھڑے ہیں۔ یوں تو میں نے
اصلاح۔ رسالہ مذہب۔ سلسلہ اشاعت قرآن، اور ترجمان القرآن
وغیرہ کے ذریعہ عرصہ بارہ سال سے حکومت الٰہی کی صدا کو بلند کیا
ہوا ہے۔ لیکن خصوصیت کے ساتھ صراط مستقیم کو بھی پیش کیا جا رہا ہے۔
جس کا یہ چھٹا نمبر ہے۔ مگر اب جا کر بمشکل فضا میں اس نام اور تخیل
کا پیدا ہو چلا ہے۔ دعا ہے کہ رب العزت کا قوی ہاتھ درمیان
میں پڑے ہوئے حجابات کے پردے چاک کر دے اور آفتاب
حکومت الٰہی اپنی ساری آن بان کے ساتھ روئے زمین پر ضوفشاں
نظر آئے آمین یا رب آمین۔

جناب شاہ صاحب! حکومت الٰہی سے میری مراد
انسان کے ظاہر و باطن پر . . . . خدا کا تصور، خدا کا عالم
الغیب ہونا، دانا و بینا ہونا اور ہر جگہ موجود ہونا ہے۔ اور اس خیال
سے انسان کا ہر قسم کی برائیوں سے بچنا ہے۔ اور خدا کے حکم
کو ہر حال میں پورا کرنا ہے۔ خدا کی بغاوت سے پرہیز کرنا ہے۔

خدائی حکومت کی نیابت کسی انسان ہی کے واسطے
سے ہوگی۔ لیکن وہ درمیان میں صرف واسطہ ہوگا۔ اور کچھ بھی
نہیں۔ یعنی ایسا شخص جس کو امیر کہیئے یا خلیفہ۔ وہ بندوں کا واسطہ
سے قائم کرائیگا۔ خدا کے احکامات کو پائے گا اور منوائیگا اور اس
کے لئے ساری جد و جہد کریگا۔

"ملک خدا کی اور ملک خدا کا ہوگا" خزانہ خدا کا ہوگا۔ اور خدا
کے بتلائے ہوئے طریقے پر اس کا استعمال ہوگا۔

کوئی چور نہ ہوگا۔ ڈاکو نہ ہوگا۔ فسادی نہ ہوگا۔ قاتل نہ ہوگا
غاصب نہ ہوگا۔ جھوٹا نہ ہوگا۔ ظالم نہ ہوگا۔ حاسد نہ ہوگا۔ اور بد دین
و بدعقیدہ نہ ہوگا۔ اس لئے ظاہر اور باطن کسی حال میں بھی برائی ظاہر
نہ ہوگی۔ اس لئے ہر طرف امن و سکون ہوگا۔ پولیس کی ضرورت باقی
نہیں رہیگی۔ عدالتیں ویران ہو جائینگی۔ پھانسی کے تختے بوسیدہ
ہو جائینگے۔ جیلخانے کے دروازوں پر ہمیشہ قفل پڑ جائینگے کیونکہ
اس میں کوئی انسان قید کی سزا بھگتنے کے لئے داخل ہی نہ ہوگا
ہاں اگر کوئی قید میں ہوگا۔ تو وہ ابلیس لعین ہوگا۔ اور وہ ہونگے۔ جو
اس کی ذریات میں داخل ہونگے۔

حکومت الٰہی سے دنیا ارضی بہشت بن جائیگی۔ انسان ہی
نہیں۔ چرند پرند اور صحرا کے درندے بھی اپنی درندگی بدل جائینگے
وحشی جانور انسانوں سے انسیت حاصل کرینگے۔ کیونکہ ان کا ستانے
والا کوئی باقی نہیں رہیگا۔

غیر اللہ کی حکومتیں مٹ جائینگی۔ انسانی قوانین تار
عنکبوت کی طرح ٹوٹ جائینگے۔ ماسوائے اللہ کی پرستش رک
جائیگی۔ بندگی اللہ کی ہوگی۔ اور بندے اللہ کے ہونگے۔

حکومت الٰہی کے یہ ادنیٰ کرشمے ہو جائینگے۔ اب اس کے
برعکس انسانی حکومتوں کو دیکھئے۔ خواہ وہ نوشیرواں وقت ہی کی
ہو۔ جوانسانوں کے ظاہر پر بھی پوری طرح حکمرانی نہیں کر سکتی اس
لئے کہ انسانی کمزوریوں سے کوئی انسان بھی خالی نہیں ہو سکتا۔ انبیا
علیہم السلام کے سوا معصومیت کا دعویٰ کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ اپنے
نفس کی رعایت طرفداری و جنبہ داری اپنے ملک اور اپنی قومیت
وغیرہ کے علائق سے بچنا کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ انبیا
علیہم السلام کی یہی تعلیم رہی ہے اس لئے قوموں اور ملکوں کی روایات
میں تلاش کیا جائے۔ تو حکومت الٰہی کسی نہ کسی رنگ میں کارفرما نظر
آئیگی۔ اور آج قرآن اسی غرض کو پورا کرنے کے لئے موجود ہے جس
کا ہر صفحہ حکومت الٰہی کے قیام اور قوانین آسمانی کے نفاذ کی دعوت رہا ہے

انسان خود فسادی ہے۔ اس کے اندر فساد کا مادہ موجود ہے
اس کا قائم کردہ نظام حکومت اور اس کا وضع کیا ہوا قانون ہرگز ہرگز
دنیا سے فتنہ و فساد کو دور نہیں کر سکتا۔ تخلیق آدم کے وقت فرشتوں
کا اعتراض بھی تو یہی تھا۔ لیکن قادر و دانا اور عالم الغیب خدا نے اس
کا مصلح حکومت الٰہی اور قوانین الٰہی کو قرار دیا۔ اور اس کے لئے
صحف سماوی کا نزول کیا۔ اور انبیا علیہم السلام کی بعثت کا سلسلہ
شروع کیا۔ پھر کون ہے جو اس سے انکار کر سکے۔ اور اس کے
خلاف دعویٰ کر سکے۔

ایک انسان کے لئے کسی دوسرے انسان کی خواہشات کا
تابع ہونا اسکی انسانیت کی ہتک ہے خواہ وہ بادشاہت اور
قانون کے رنگ میں ہو یا کسی اور رنگ میں۔ انسان کے لئے تو بس
اپنے پیدا کرنے والے خدا ہی کی محکومیت زیب دیتی ہے۔ اور حکومت
الٰہی ہی ہے۔ جو ہر قوم کی بندگی اور غلامی سے آزادی دلا سکتی ہے
اس میں نہ ملک و قوم کی تخصیص ہے۔ نہ رنگ زبان وغیرہ کی اور
یہی چیز ملک ہندوستان اور ہندوستان کے باشندوں کے لئے
بھی ہے۔ رہا کانگرس کا اقتدار اور پروپیگنڈہ تو اس کا سبب یہی ہے
جو اوپر بیان ہوا یعنی حکومت الٰہی کی تعلیم و تبلیغ کا فقدان رات کی تاریکی
میں چراغ روشن کر دئے جاتے ہیں۔ خواہ وہ مٹی کے تیل کے ہوں۔ یا
موم و کافوری بتیوں یا بجلی کے لیمپوں کے لیکن جب آفتاب طلوع
ہوتا ہے۔ تو لوگ اپنے ہاتھوں سے اپنی روشنی کی ہوئی بتیوں کو گل
کر دینے پر مجبور ہوتے ہیں۔ پس حکومت الٰہی کا قیام بھی یہی حکم رکھتا
ہے۔ ہونے دیجئے، جو کچھ ہو رہا ہے کیجئے۔ جو کچھ کہا جا رہا ہے۔ وہ
ہو کر رہیگا۔ جو خدا کو منظور ہے۔

حکومت الٰہی کا خواستگار
ابو محمد مصلح

مکتوب

بجواب مکتوب . . . . . مکان ایم۔ ایم خاں۔ ماڈل ٹاؤن لاہور
عزیز من! وعلیکم السلام۔ آپ کا پہلا خط بھی ملا اور دوسرا
خط بھی۔ پہلے خط کے ساتھ آپ کا شائع کردہ صراط مستقیم رسالہ بھی موصول
ہوا۔ آپ کے خیالات قابل قدر ہیں۔ اور آپکے جذبات لائق ستائش
خوشی کی بات یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے جملہ امراض کی دوا آپ بھی قرآن مجید
ہی کو سمجھتے ہیں۔ اخبار صراط مستقیم کے ساتھ آپ کی ہمدردی شکریہ کے
مستحق ہے۔ گویا یہ آپ کے خیالات کا ترجمان ہے۔ قرآن کی طرف
دعوت دیتا ہے۔ قرآنی قوانین پر چلنے کے لئے کہتا ہے۔ اللہ
کی حکومت قائم کراتا ہے۔ آپ جو کچھ اس کے مطالعہ کے متعلق
لکھیں گی۔ اس کو معیاری بنا کر بڑی خوشی سے شائع کیا جائیگا
تھوڑی سی اصلاح کے بعد آپ کا رسالہ صراط مستقیم بھی دوبارہ
شائع کرنے کے لائق ہے۔ والسلام
دعا گو ابو محمد مصلح

فی سبیل اللہ

شیخ احمد مجدد الف ثانی سرہندی رح

(۲)

...کے صحابہ نے خدا کی راہ میں اپنی جانیں ... اور ... ہیں ان کی سنت حاصل کرنے کے ... اپنی جانیں قربان کر دونگا لیکن سجدہ نہیں کرونگا ... در اصل بادشاہ یہی ہے۔ اور رہا میں ہوں۔ اس نے ... طرح کہ ان کا سجدہ صرف اتنا ہے کہ ذری سر کو ... ہانی آداب سے معاف کر دئے لیکن حضرت مجدد صاحب کی طرف سے اس کا جواب بھی نفی میں تھا۔ اس لئے کہ اصل میں حال باطل تھا جو حق کے سامنے نہیں چل سکتا تھا۔

کہتے ہیں کہ اس کے بعد یہ تدبیر کی گئی کہ دوسرے لوگ بزور آپ کے سر کو جھکا دیں لیکن آپ کی نگاہ آسمان کی طرف اٹھی۔ کہ کسی کے جھکائے سر مبارک جھک نہ سکا۔ اس کے بعد یہ کیا گیا۔ کہ ایک ایسے دروازے سے حضرت کو بادشاہ کے سامنے لایا جائے۔ جو نہایت چھوٹا تھا۔ تاکہ آپ جب مجبوراً جھک کر اس سے برآمد ہوں۔ تو اسکو سجدہ سمجھ لیا جائے لیکن حضرت مجدد صاحب نے اس کا بھی موقع نہیں دیا۔ آپ زمین پر بیٹھ گئے اور پہلے دروازے کے باہر پاؤں نکال کر پھر خود برآمد ہو گئے۔ وزیر نے اس کا یہ مطلب ظاہر کیا کہ مجدد صاحب ہم بادشاہ کی حکومت کو پامال کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔

حضرت مجدد صاحب کی اسیری وزیر نے بادشاہ کو مشورہ دیا۔ کہ مجدد صاحب کو فوراً قید کر دیا جائے۔ اس لیئے کہ اگر ایسا نہیں کیا گیا۔ تو موقع ہاتھ سے جاتا رہیگا۔ اور پھر اس فتنہ کا فرو کرنا مشکل ہو جائیگا۔ جہانگیر نے بھی مصلحت اسی میں دیکھی اور قید و بند کا حکم دیدیا۔

اس وقت دربار میں ایک ہندو راجہ بھی موجود تھا۔ جو آپ کی استقامت اور استقلال کا نہایت غور سے مشاہدہ کر رہا تھا۔ اس کے سینے میں کفر کی تاریکی نورِ اسلام سے بدل گئی۔ اس نے وزیر کو کہا شیخ کو میرے پاس قید کر دو۔ وزیر نے جانا کہ چونکہ وہ مخالفِ دین ہے۔ ضرور ہے کہ شیخ صاحب سے سختی کے ساتھ پیش آئیگا۔ اس لئے اسی کے حوالے کیا۔ جب حضرت مجدد صاحب اس کے یہاں پہنچے۔ تو وہ نہایت تعظیم و تکریم سے پیش آیا۔ اور خود مع متعلقین کے مرید ہو گیا۔ اور صبح و شام آپ کی تعلیم و تلقین کا بازار گرم ہونے لگا۔ یہ خبر حکومت کو پہنچی تو حضرت مع خلفاء و مریدوں کے قلعہ گوالیار میں جو جھانسی سے چوبیس میل کے فاصلے پر ایک اونچی پہاڑی پر واقع تھا۔ قید کر دیا گیا۔

حق کے لئے قید و بند باطنی ترقی کا سبب ہے حضرت مجدد ثانی رحمۃ اللہ علیہ ایام حبس میں اللہ تعالیٰ کا شکر تو ادا کرتے اور فرماتے کہ یہ مصیبت ہماری شامت نفس کا نتیجہ ہے۔ اس سے ہماری باطنی ترقی متصور ہے۔ اور ہمیں اس سے مدارج حاصل ہونگے

قلعہ والوں میں سے ایک نے قید کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا۔ ما اصابك من مصيبة فبما كسبت ايديكم بلکہ ہماری وجہ سے ہم پر مصیبتیں نازل ہوئیں یاروں سے فرماتے نیک عمل کو خود پسندی اس طرح ملیامیٹ کر دیتی ہے۔ جیسے لکڑی کو آگ۔

انہیں دنوں آپ کے ایک صاحب نے آپ کی خدمت میں ایک عرضداشت ارسال کی جس میں بعض حال باطنی اور ولائت خلق کی شکایت درج تھی۔ آپ نے اسکے جواب میں لکھا۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ صحیفہ جو آپ نے ملامت کی ولائت اور جفا کے بارے میں لکھا بھیجا۔ یہ ان لوگوں کا محض خیال ہی خیال ہے۔ اور ان کے زنگار کے لئے بمنزلہ صیقل ہے۔ یہ بعض و کدورت کا باعث کیوں ہو مجھے اس قلعہ میں بھیجا گیا۔ تو شروع شروع میں ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ شہروں اور گاؤں کے لوگوں کی ملامت کو نورانی لفافوں میں لپیٹ لپیٹ کر پے در پے مجھے بھیجتے ہیں اور کام پستی سے بلندی کو پہنچ رہا ہے۔ میں نے کئی سال جمالی تربیت میں بسر کئے اور کئی منزلیں طے کیں۔ اب جلالی تربیت کی نوبت آئی۔ کہ میں اس سے منزلیں طے کروں۔ تو میرے لئے ضروری ہوا کہ صبر کیا۔ بلکہ رضا کو اختیار کروں۔ اور جمال و جلال دونوں کو یکساں خیال کروں۔ آپ نے جو لکھا ہے کہ جب سے نظربندی واقع ہوئی ہے۔ نہ ذوق رہا نہ حال چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ ذوق اور حال پہلے کی نسبت دوگنا ہوتا کیونکہ محبوب کی جفا اس کی وفا کی نسبت زیادہ لذت بخش ہوتی ہے۔ آپ نے تو عوام کے رنگ میں بات کی ہے۔ اور محبت ذاتیہ سے دور جا پڑے ہو۔ جلال کی قدر بہ نسبت جمال کے زیادہ ہوتی ہے۔ اور تکلیف کو راحت سے زیادہ تصور کرتے ہیں۔ کیونکہ جمال اور انعام میں محبوب کی مراد کیساتھ اپنی مراد بھی ملی ہوئی ہے۔ اور جلال اور تکلیف میں خالص محبوب کی مراد ہوتی ہے۔ جو محب کی مراد کے خلاف ہوتی ہے یہاں پر جو وقت اور حال وارد ہے۔ وہ سابقہ وقت اور حال سے مختلف ہے۔ ان دونوں میں بڑا بھاری فرق ہے۔

انہیں دنوں ایک مکتوب حضرت مجدد صاحب نے میر محمد نعمان کی طرف ارسال فرمایا وہ یہ ہے۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

مخفی نہ رہے کہ جب تک یہ عنایت الٰہی سے کہ وہ عنایت اللہ تعالیٰ کے غضب اور جلال کی صورت میں متجلی ہوئی۔ قید خانہ میں نظربند نہ ہوتا۔ تو ایمان شہودی کے تنگ کوچے سے کبھی نہ گزرتا۔ ظلال۔ خیال و مثال کے کوچوں سے نہ نکلتا۔ ایمان بالغیب کی شاہراہ میں مطابق انسان نہ ہوتا۔ حضور سے غیب کے عالم میں اور پورے طور پر استدلال کو نہ پہنچتا۔ دوسروں کے عیبوں کو ہنر اور ہنروں کو عیب۔ بڑے کامل ذوق اور وجدان سے حاصل نہ کرتا بے ننگی و ناموس کے خوشگوار شربت اور خواری و رسوائی کے مزے دار مربے نہ چکھتا۔ خلقت کی ملامت و طعن کے جمال کا حظ نہ اٹھاتا۔ لوگوں کی جفا و بلا کی تیغ سے محظوظ نہ ہوتا۔ اور مردے کی طرح غسال کے ہاتھ میں پڑ کر بالکل ترک ارادہ و اختیار نہ کرتا۔ اور آفاق اور انفس کے سر رشتہ اور تضرع۔ التجا۔ انابت۔ استغفار۔ ذل اور انکسار کی حقیقت کو حاصل نہ کر سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ کی بے پروائی کے بلند مرتبہ تقدس کو جو عظمت اور کبریائی کے پردوں میں محفوظ ہے۔ نہ دیکھ سکتا اور اپنے آپ کو ایک خوار و ذلیل۔ بے اعتبار بے ہنر بے اقتدار۔ محتاج اور مفتقر معلوم نہ کر سکتا۔

وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ اور میں پاک نہیں کہتا اپنے جی کو۔ جی تو سکھاتا ہے برائی۔ مگر جو رحم کیا میرے رب نے۔ بیشک میرا رب ہے بخشنے والا مہربان ۱۳ پ ۱ ع

اگر اس مصیبت کے گھر (محبس) میں اللہ تعالیٰ کا فضل متواتر فیض من ولادت اور پے در پے عطیات و انعامات۔ اس مسکین شکستہ بال کے شامل حال نہ ہوتے۔ تو قریب تھا۔ کہ میں ناامید ہو جاتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ جس نے مجھے مصیبت کے وقت آرام میں رکھا۔ جفا کے وقت مجھے عزت سے رکھا ایذا کی حالت میں مجھ سے نیکی کی۔ اور خوشی۔ غم۔ رنج اور تکلیف کے وقت شکر کی توفیق دی اور مجھے انبیا کی متابعت پر رکھا۔ اور مجھے اولیاء رضی اللہ عنہما کے آثار اور ان کی محبت پر قائم رکھا۔ اللہ تعالیٰ کا درود اور سلام انبیاء علیہم السلام پر ہو۔

امرا کی شورش جہانگیر کا قید ہونا حضرت مجدد صاحب کی نظربندی کی خبر آگ کی طرح سارے ہندوستان میں پھیل گئی۔ خانخاناں۔ خانِ اعظم۔ سید صدر جہاں۔ اسلام خان مہابت خاں۔ مرتضیٰ خاں۔ قاسم خاں۔ تربیت خاں۔ خان جہان لودھی۔ سکندر لودھی۔ حیات خاں اور دریا خاں وغیرہ جو آپ کے مرید تھے۔ اس خبر کے سننے سے شورش پر آمادہ ہو گئے۔ اور باہم خط و کتابت سے طے پایا کہ مہابت خاں کی سپہ سالاری میں شہنشاہ ہند کے خلاف بغاوت برپا کی جائے چنانچہ مہابت خاں نے اس کا آغاز بھی کر دیا۔ خطبے اور سکے سے بادشاہ کا نام نکال دیا۔ جہانگیر کو معلوم ہوا تو گھبرایا۔ رائے یہ طے پائی کہ مخالفین کو پہلے یہ پیام بھیجا جائے۔ کہ اگر تم نے فساد برپا کیا۔ تو یاد رکھو کہ پہلا کام یہ کیا جائیگا کہ تمہارے شیخ کو قتل کر دیا جائیگا۔ پھر تمہیں قرار واقعی سزا دی جائیگی۔

اگر اس ڈر سے شورش رک جائے تو بہتر ورنہ ان سے مقابلہ کیا جائے۔ اگر باغیوں کو شکست ہوئی۔ تو خیر ورنہ بصورتِ دیگر مجدد صاحب رح کو رہا کر کے انہیں قرآن اور خدا و رسول کا واسطہ دیکر سمجھایا جائے۔ اور اس بات پر آمادہ کیا جائے۔ کہ باغیوں کو بغاوت کرنے سے روک دیں۔ امید ہے کہ وہ ایسا ضرور کرینگے پھر شیخ صاحب کو ہمیشہ عزت کے ساتھ اپنے لشکر میں رکھینگے۔ تاکہ آئندہ کبھی فساد کا اندیشہ باقی نہ رہے۔ چنانچہ اس رائے کے بموجب بادشاہ ایک جرار لشکر لیکر لڑائی کے ارادے سے کابل کی طرف بڑھا۔ مہابت خاں اس کے لئے پہلے ہی سے آمادہ تھا۔ اس موقع پر مہابت خاں نے ایسی جنگی چال چلی کہ ساری فوج پسپا ہو گئی اور جہانگیر گرفتار ہو گیا۔

اسی اثنا میں مہابت خاں کو خانخاناں وغیرہ امرا کی طرف سے خط پہنچا جس میں لکھا تھا۔ کہ جنگ کو موقوف کر دو اور بادشاہ کی اطاعت کرو۔ کیونکہ حضرت شیخ نے ایسا ہی فرمایا ہے۔" یہ اس بنا پر تھا۔ کہ حضرت مجدد صاحب کو جب اپنی حمایت میں فساد برپا ہونے کی خبر ملی۔ اور امرائے ہندوستان کی یہ عرضیاں پہنچیں۔ کہ وہ آپ کو قید سے نکال کر تخت شاہی پر جلوہ افروز کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ اس کی ضرورت نہیں۔ مجھے سلطنت کی خواہش نہیں۔ بقیہ صفحہ ۵

انسانیت اور خدارسی کے زینے

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری صاحب رحمۃ اللہ علیہ

لاہور میں آپ کا قیام ۳۴ سال تک رہا۔ کل عمر آپ کی چونسٹھ سال کی سمجھنی چاہیئے۔ علوم تفسیر و روایات کے عالم تھے

(۱)

آپ اپنے مرشد حضرت ابو الفضل بن حسن ختلی کے فرمانے کے بموجب غزنی سے لاہور کی طرف روانہ ہوئے۔ سفر دور دراز۔ دشوار گذار۔ غیر ملک۔ زبان الگ۔ معاشرت جدا آب وہوا میں نمایاں اختلاف۔ ساز و سامان ندارد۔ پا پیادہ راستے سے ناواقفیت بلکہ اتنا بھی نہیں جانتے کہ کس کی کشش لئے جاتی ہے۔ اور کس کام اور کس مقصد کے لئے

ما ندانیم کہ منزل گہہ مقصود کجاست

این قدر ہست کہ بانگ جرسے می آید

راہِ محبت کا مسافر ایسا ہی ہونا چاہیئے

رشتۂ در گردنم افگندہ دوست

مے برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

(۲)

فرماتے ہیں۔ جب میں ہندوستان میں پہنچا۔ اور دارالخلافہ لاہور کو جنت نظیر پایا تو یہیں بیٹھ گیا۔ اور لڑکوں کو پڑھانا شروع کیا۔ لیکن جب مجھے معلوم ہوا کہ اس طرح سے حکومت کی بو دماغ میں پیدا ہو رہی ہے۔ تو میں نے لوگوں کو درس دینا ہی چھوڑ دیا

(۳)

شہزادہ دارا شکوہ نے سفینۃ الاولیاء میں لکھا ہے۔ کہ لاہور میں قرآن شریف کے حافظوں کے کئی محلے آباد ہیں۔ ۳۰۰۰ صرف طلائی محلہ کے حفاظ جن میں مردوں کے علاوہ عورتیں بھی تھیں تیس ہزار کی تعداد میں دنیا کے زمانے میں قرآن شریف کی تلاوت ہوتی تھی

(۴)

لاہور میں ایک بزرگ شیخ حسام الدین تھے۔ ۰۰ برس کی عمر میں وفات پائی تھی۔ جب ان پر حالتِ نزع کا عالم طاری ہوا۔ تو آپ ان کے پاس پہنچے۔ شیخ نے کہا۔ میری جان میرے خاتمہ بالخیر کی دعا کر۔ حضرت فرماتے ہیں۔ کہ جب میں نے اسکے آخری سانس میں اس کے منہ پر کان دھرا۔ تو وہ کہہ رہا تھا۔ الٰہی تو میرا رب ہے۔

(۵)

شیخ حسام الدین عیادت کے لئے جب آپ تشریف لے گئے ہیں تو اپنے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔ اس پر شیخ کا ارشاد ہوا۔ اے علی ہجویری! کسی کو رنجیدہ نہ کرنے کی کوشش کرتا رہ۔ کہ ہر کوئی تجھ سے خوش رہے۔ جہاں تک ہو سکے احسان کر۔ مگر باپ ہر کسی کو اپنا دوست نہ سمجھ۔ اور اپنے علم کو برباد نہ کر۔ مال اور اولاد کو فتنہ سمجھتا رہ۔ جیسا کہ قرآن شریف میں بھی آیا ہے۔ انما اموالکم و اولادکم فتنۃ مال اور اولاد تمہارے لئے فتنہ ہیں۔ میری طرف دیکھ کہ میری جانکنی کا وقت ہے۔ کوئی بیٹا اور کوئی رشتہ دار اس وقت میری مدد نہیں کر سکتا۔ جو کچھ میں نے کیا ہے۔ وہی میرے سامنے ہے اور وہی میرے کام آئیگا

(۶)

فرماتے ہیں ایک مرتبہ آذربائیجان کے پہاڑوں میں پھر رہا تھا۔ کہ ایک درویش کو دیکھا جو حسرت و زاری و محبت الٰہی کے اشعار پڑھ رہا تھا۔ شعروں کے پڑھنے کے بعد اس کا رنگ ایسا متغیر ہوا کہ ایک پتھر پر بیٹھ گیا۔ اور میرے دیکھتے دیکھتے وہ بیہوش ہو کر گر پڑا۔ اور جان جان آفرین کو سونپ دی۔

(۷)

کرم اللہ نامی لاہور میں ایک سوداگر تھا۔ جس کے پاس مال و دولت با فراط تھا۔ اسکے گھر لڑکا پیدا ہوا۔ امام حسین نام رکھا بڑے جشن کئے۔ بہت خوشی منائی۔ اسی دن خبر آئی۔ کہ جس کا دیوالیہ بڑا ہے اس کا مال تھا۔ ۲۱ برس پڑا کر پڑا ہے۔ صاحبزادے ناز و نعمت سے پرورش پانے کی بجائے مکتب میں تعلیم پانے کے لئے بٹھائے گئے ایک دن استاد کی داڑھی کھینچنی چاہی تو اس نے اپنے مکتب سے نکال دیا۔ یہاں تک کہ رفتہ رفتہ وہ لڑکا آوارہ ہو گیا۔ گھر کی چیزیں بکنے لگیں۔ گھر کی چکی سوداگر کی عورت نے چار درم کو بازار میں فروخت کی۔ اور آخر خاوند سے منہ موڑ کر بیوفا ہو گئی۔ اور یکے بعد دیگرے تینوں دردناک موت مرے۔ آپ فرماتے ہیں۔ تقدیر الٰہی ایسی ہی تھی۔ کسی کو دم مارنے [illegible]

ہم بندے ہیں۔

(۸)

فرماتے ہیں خراسان [illegible] کہتے ہیں۔ ایک آدمی کو دیکھا ہے جس کو ادیب کمندی کہتے تھے۔ یہ بزرگ شخص بیس سال تک پاؤں کے بل کھڑا رہا۔ اور سوائے نماز کے کبھی نہیں بیٹھتا تھا۔ لوگوں نے کھڑا رہنے کا سبب پوچھا۔ جواب دیا مجھے ابھی تک یہ درجہ حاصل نہیں ہوا۔ کہ خدا کے شاہی میں بیٹھنے کی عزت حاصل کر سکوں۔

(۹)

فرماتے ہیں۔ اے میرے مرید! یتیموں کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھ کہ اس کا بڑا اجر ہے۔

(۱۰)

فرماتے ہیں۔ اے علی! تجھے خلقت گنج بخش کہتی ہے حالانکہ تو ایک دانہ کا بھی مالک نہیں۔ دیکھ اس بات کا کبھی خیال تک دل میں نہ لانا۔ ورنہ محض دعوٰی اور غرور ہوگا۔ گنج بخش یعنی خزانہ بخشنے پر قادر تو صرف خدا کی ذات ہے۔ جو بیچون و بیچگون اور بے شبہ و شک مالک الملک ہے۔ اسکے ساتھ شرک نہ کر بیٹھنا۔ ورنہ زندگی تباہ ہو جائیگی۔ بے شک وہی اکیلا خدا ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں

(۱۱)

نفس کا بندہ کھانے، پینے، سونے اور نفسانی خواہشوں کی پیروی کرنے کے سوا اور کچھ نہیں جانتا۔

(۱۲)

فرماتے ہیں جہاں محبت ہو وہاں عذر چاہنا بیگانگی کی علامت ہے۔ اور عتاب ظاہر کرنا محبت نہ ہونے کی نشانی دوستوں کا درجہ اور مقام اس سے بلند تر ہے۔ یہ دونوں باتیں یعنی عذر اور عتاب دوستی کے لئے آفت ہیں۔ کیونکہ عذر یا عتاب دوست کے فرمان کی کوتاہی میں۔ دوستی ہو تو جہاں کوتاہی کا شک ہو۔ وہاں شکر ادا کرنا چاہیئے۔

(۱۳)

فرماتے ہیں [illegible] رونق سے

سیاہ جامہ کیوں پہنا ہے

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے [illegible]

علم اور تلوار۔ تلوار بادشاہوں نے

لیکن قلق یہ ہے کہ اپنے موقع پر استعمال

استعمال کم کیا۔ اپنے ہی بھائیوں کے گلے

علم کو علماء نے لیا۔ بہت اچھا کیا

لیکن عمل نہ کیا۔ لہٰذا کیا کرایا سب کچھ خاک میں ملا

فقر باقی تھا۔ اسکو فقیروں نے اختیار کیا۔

ان ہی کے لئے تھا۔ وہ نہ لیتے تو اور کون تھا۔ لیکن افسوس

انہوں نے بھی اس سے دکانداری چلانی شروع کر دی۔ [illegible] اختراع پیدا کر دئے اب میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یادگاروں کے مٹ جانے کے غم میں سیاہ پوش ہو گیا ہوں

(۱۴)

فرماتے ہیں۔ کہ جب کوئی مرید ہونا چاہے۔ تو اس کو ادب ہے۔ کہ ایک سال لوگوں کی خدمت ایک سال حق کی خدمت اور ایک سال اپنے دل کی رعایت میں رہے۔

بقیہ صفحہ نمبر ۴

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یہاں تک نوبت پہنچی تھی۔ اور بادشاہ کو رہا کر کے تخت پر بٹھا دیا۔ اور آپ دست بستہ سامنے کھڑا ہوا۔ سجدے کے سوا باقی تمام آداب سلطنت بجا لایا اور بادشاہ کو بتایا کہ حضرت شیخ نے آپ کی اطاعت کے لئے حکم بھیجا ہے۔

جہانگیر یہاں سے کشمیر کو روانہ ہوا۔ اور وہاں سے حضرت مجدد صاحب رح کی خدمت میں ایک عرضی لکھی جس میں اپنی خطاؤں کی بہت بہت معافی مانگی اور قلعہ گوالیار سے تشریف لانے پر اصرار کیا۔

فتح مبین حضرت مجدد صاحب رح کے پاس جب رہائی کا پروانہ پہنچا۔ تو آپ نے جواب میں لکھا۔ کہ میرا آنا چند شرطوں پر مبنی ہے۔ تم پہلے اس کو قبول کرو۔ وہو ہذا۔

۱۔ یہ کہ سجدہ کرانا موقوف کرو۔

۲۔ ہندوستان میں جو مسجدیں گرائی گئی ہیں ازسرنو تعمیر کراؤ اور دیار عام کے دروازے پر ایک مسجد بنواؤ۔ تاکہ مسلمان اس میں آکر نماز پڑھیں۔

۳۔ اپنے ہاتھ سے گائے ذبح کرو۔ اور حکم دو کہ ہندوستان کے ہر گاؤں اور قصبہ میں گاؤ کشی ہو۔

۴۔ اہل خدمات شرع مثلاً قاضی محتسب اور مفتی وغیرہ مقرر ہوں

۵۔ کافروں سے جزیہ نہ لیا جائے۔

۶۔ احکامات شرعی کما حقہ رواج ہو اور باطل کو ترک کیا جائے بدعت دور کی جائے

۷۔ تمام قیدی رہا کئے جائیں۔

جب یہ سب شرطیں منظور ہو لیں تو حضرت مجدد صاحب فتح مبین

احکامات وعقائد

پ ۴ ع ۹

احکام

سے نہیں ڈرنا چاہیئے۔

عقیدہ

جو سخاوت ظاہر میں تو اس سے کچھ اور ہو کہ آخرت میں ان کا کچھ حصّہ نہیں ہے

عقیدہ

ہر بات سے منع اور سیدھی راہ ہے۔

عقیدہ

آزمائش ضروری ہے تاکہ خبیث سے طیّب ممیز ہو جائے

عقیدہ

بخیلی بخیل کے حق میں ہر طرح سے وبال ثابت ہوگی۔

عقیدہ ع ۱۰

بدعقیدگی سے خدا کی پناہ۔ اللہ غنی ہے اور اسکے سوا سب محتاج ہیں

عقیدہ

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

عقیدہ

اللہ کے سوا سب کو فنا ہے۔ ہر جی کے لئے موت ہے۔ دنیا دھو کے کی ٹٹی ہے۔

عقیدہ

مومن کی آزمائش ضروری ہے۔ اس پر مستقل رہنا ہمت کی بات ہے

احکام ع ۱۱

مومنوں کو حکم ہے کہ وہ استقلال سے کام لیں اور حق کے مخالفین کے مقابلے کے لئے مستعد رہیں۔

ع ۱۲ - س النسا

متقی بننے کا حکم ہے۔ سب انسان ایک نفس واحد سے پیدا ہوئے ہیں۔ قرابت داری کا پاس کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کی اطلاع ہے

احکام

یتیموں کا مال انہیں پہنچاتے رہنے کا حکم ہے۔ اچھی چیز سے بری چیز کو نہیں بدلنا چاہیئے۔ یتیموں کا مال کھانا بڑا گناہ ہے۔

احکام

چار تک نکاح کرنے کی اجازت ہے۔ یتیم بچیوں کیساتھ بدسلوکی سے منع کیا گیا ہے۔

احکام

عورتوں کا مہر ادا کرنے کا حکم ہے۔

احکام

مال کے ضائع کرنے سے روکا گیا ہے۔

احکام

بالغ ہونے تک یتیموں کی غور و پرداخت کرنا چاہیئے۔ ان کے مال کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ حاجتمندی کی حالت میں ولی بقدر مناسب مقدار میں لے سکتا ہے اور جب یتیموں کا مال ان کو واپس کیا جائے۔ تو اس پر گواہ مقرر کر لینے چاہئیں۔

احکام ع ۱۳

ترکہ بیٹے کو دو بیٹیوں کے برابر۔ صرف لڑکیاں ہوں دو سے زیادہ تو دو تہائی۔ اس مال کا جو مورث چھوڑ مرے۔ اور اگر ایک ہی لڑکی ہو۔ تو اس کو نصف ملیگا۔ اور ماں باپ کے لیئے میت کے ترکہ میں سے چھٹا حصہ ملیگا۔ یہ اس حال میں کہ میت کے کوئی اولاد ہو۔ اور اگر اولاد نہ ہو۔ اور اس کے ماں باپ ہی اسکے وارث ہوں۔ تو اسکی ماں کی ایک تہائی ہے۔ اور اگر میت کے ایک سے زیادہ بھائی بہن ہوں۔ تو اسکی ماں کو چھٹا حصہ ملیگا۔ اور باقی باپ کو ملیگا۔ وصیت نکال لینے کے بعد۔

احکام

بی بی کے ترکہ سے اگر کوئی اس کے اولاد نہ ہو تو شوہر کو نصف ملیگا۔ اور اگر کچھ اولاد ہو۔ تو وصیت یا دین نکالنے کے بعد چوتھائی ملیگا۔ اور شوہر کے ترکہ سے بیبیوں کو چوتھائی ملیگا اس شکل میں کہ کوئی اولاد نہ ہو۔ اور اگر اولاد ہو۔ تو بیبیوں کو آٹھواں حصہ ملیگا۔ وصیت پوری کرنے اور دین ادا کرنے کے بعد اور جس میت کے نہ اصول ہوں نہ فروع۔ اور اسکے ایک بھائی یا ایک بہن ہو۔ تو دونوں میں سے ہر ایک کو وصیت اور دین کے بعد چھٹا حصہ ملیگا۔ اور اگر یہ لوگ اس سے زیادہ ہوں۔ تو یہ سب تہائی میں شریک ہونگے۔

احکام

اگر کسی کی بیوی بدکار ہو تو اس کے لئے کیا سزاء مقرر ہے۔

احکام

اگر دو مرد بیحیائی کا کام کریں۔ تو ان کے لئے کیا سزا ہے۔

احکام

توبہ بھول چوک کے گناہ پر ہے۔ اور ایسی حالت میں جبکہ اصلاح کا موقع ہو۔ مرنے کے وقت کی توبہ توبہ نہیں۔

احکام

عورتوں کو میراث دینے میں کراہیت روا نہیں عورتوں سے حسن سلوک کے ساتھ پیش آنا چاہیئے۔

احکام

عورتوں پر بہتان نہیں رکھنا چاہیئے۔ اور نہ اس حیلہ سے ان سے کچھ وصول کرنا چاہیئے۔

احکام

نکاح زن و شوہر میں نباہ کا ایک سخت عہد ہے۔

احکام ع ۱۴

مرد پر جو عورتیں حرام ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ آپ کی مائیں۔ بیٹیاں بہنیں پھوپھیاں۔ خالہ بھتیجیاں۔ بھانجیاں۔ دودھ پلانے والی مائیں۔ دودھ بہنیں۔ ساسیں بیبیوں کی بیٹیاں۔ اس حالت میں کہ ان کی ماؤں سے صحبت کی ہو۔ اور اگر صحبت نہ کی ہو تو کوئی گناہ نہیں۔ اپنے سگے بیٹے کی بیویاں اور دو سگی بہنیں۔ الغرض ان سے نکاح جائز نہیں۔

پ ۵ - احکام ع ۱۴ بقیہ

شوہر والی عورتوں سے بھی نکاح جائز نہیں۔ مگر اس حال میں مملوک ہو جائیں۔ ان کے علاوہ اور عورتیں حلال ہیں جبکہ جائز طور پر ان سے نکاح کر لیا جائے۔ اور عورتوں کا مہر ادا کیا جائے۔ باہم رضامندی سے اگر بعد میں کچھ کمی کرا لی جائے۔ تو مضائقہ نہیں۔ لونڈیاں نہ تو علانیہ بدکاری کرنے والی ہوں۔ نہ خفیہ آشنائی کرنے والی ہوں۔ اور اگر بیحیائی کے مرتکب ہوں۔ تو جو سزا آزاد عورتوں کی ہے۔ اس کا نصف ان لونڈیوں کے لئے ہے۔

عقیدہ ع ۲

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحمت کرنا چاہتا ہے۔

احکام

ناحق مال کھانے اور قتل ناحق کو منع کیا گیا ہے۔

عقیدہ

اگر کبائر سے پرہیز کیا جائے۔ تو صغائر معاف کر دئے جائینگے۔

احکام

ایسے امر کی تمنا کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے بعضوں کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کی درخواست کرنے کا حکم ہے۔

احکام

جس وارث کا جو حصّہ ہے اس کو ادا کرنے کا حکم ہے

احکام ع ۳

کس حالت میں مردوں کا عورتوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیئے اس کا بیان ہے۔

احکام

زن و شوہر میں اصلاح کرا دینے کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں

احکام

اللہ تعالیٰ کی چاکری اور شرک سے بچنے کا حکم ہے۔ اور اس بات کا کہ کس کے ساتھ کیا برتاؤ مناسب ہے۔ متکبر اور شیخی باز خدا کو پسند نہیں۔

احکام

بخل و بخیلی کی مذمت ہے۔ لوگوں نے جس سونے چاندی وغیرہ کو کھود کر زمین سے نکالا عجیب ہے۔ کہ بخیل اس کو پھر دفن کرتے ہیں

احکام

ریا کی برائی بیان کی گئی ہے۔ شیطان جس کا مصاحب ہو اس کا کیا ٹھکانہ

احکام

یہ عجیب بات ہے کہ اللہ پر ایمان لایا جائے۔ اگر ایمان لاتے تو اس میں ان کا کیا ہرج تھا۔

عقیدہ

اللہ تعالیٰ ذرہ بھر بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ نیکی کو بڑھائے اور اپنے فضل سے کچھ اور بھی دیتا ہے۔

عقیدہ

قیامت کے دن ہر ہر امت میں سے ایک ایک گواہ پیش ہوگا۔ اور ان پر گواہی دینے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائینگے۔ اس دن کفار رسول کی نافرمانی کرنیوالوں کا برا حال ہوگا

احکام ع ۴

نشہ کی برائی بیان کی گئی ہے۔ نماز نہ نشہ کی حالت میں درست ہے نہ ناپاکی کی حالت میں۔ پانی میسر نہ ہو تو تیمم کا حکم ہے۔

عقیدہ

یہود نے توریت میں تحریف کی اور ایسی سرکشیں سرزد ہوئیں جو مذہب منافی سب تھیں

احکام

اہل کتاب اگر قرآن پر ایمان نہیں لائینگے۔ عذاب میں مبتلا ہونگے اور دنیا میں بھی لعنت کے مستحق ہونگے۔

احکام وعقیدہ

شرک کی معافی نہیں ہے۔ اور اسکے سوا دوسرے گناہ سزا کے بعد معاف ہو جائینگا۔

عقیدہ ع ۵

اہل کتاب کی نازیبا حرکت کا بیان ہے۔ یہود کو سلطنت نصیب نہ ہوگی

ہفتہ بھر کی اہم اور تازہ ترین خبریں

ہندوستان

جنڈیالہ شیرخاں میں فساد ہو گیا۔ مسلمان اور ہندو مارے گئے۔ نیز بانی سکھوں کی بتائی جاتی ہے۔

کراچی۔ مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ وزیر اعظم نے کہا۔ جب تک ہندوؤں اور مسلمانوں کے اختلافات نہیں مٹ جاتے۔ ایک تیسری پارٹی کی مداخلت ناگزیر ہے۔

انڈمیان اسیدوں کیمپ کی بھوک ہڑتال ختم ہو گئی۔

صوبجاتی حکومتوں اور ریزرو بنک کے درمیان معاہدوں کی نقلیں مرکزی اسمبلی میں پیش کی گئیں۔

سیرت کمیٹی نے تین زبانوں میں دس ہزار قرآنی لٹریچر مفت تقسیم کئے۔

ملتان شہر میں ایک کانگرسی کارکن پر مسلمان عورت نے لرزہ خیز الزامات لگائے ہیں۔ جس کو گیارہ ماہ تک زبردستی ہندو بنا کر رکھا گیا تھا۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے مسلمان اس بات کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ شہر سے چکلہ کی لعنت کو دور کیا جائے۔ اور چکلہ بندی پر جلد از جلد عمل درآمد شروع ہو۔

ڈاکٹر محمد اشرف کا ایک مکتوب اخبارات کے نام موصول ہوا ہے۔ کہ کانگرسی ہر ایسی رسم کو قانوناً مٹانے کے خلاف ہے۔ جس میں اقلیتوں کے حقوق میں مداخلت کا اندیشہ ہو۔

ہز ایکسلنسی وائسرائے امرتسر نہیں جائینگے۔

کشمیر میں جو گاؤکشی کی سزا ہے وہ انتہائی سخت اور وحشیانہ ہے۔

قادیان میں دو ننگے کھڑے کر دینے والے واقعات ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ مسلمان اس کی تحقیقات پر زور دے رہے ہیں۔

آل انڈیا سودیشی نمائش کا انعقاد بنارس میں ہونے والا ہے۔ **پنڈت** مالویہ صدر ہو جائینگا۔

سرحد مسلم لیگ کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حکومت کو ملاورڈ پالیسی کی شدید ترین مذمت کی گئی۔

دہلی کے شاہی خاندان کا ایک وفد کمشنر بنارسی کے پاس اس غرض کے لئے پہنچا۔ کہ شاہی خاندان کے بچوں کی تعلیمی وظائف پر گفتگو کرے۔

مسلم لیگ سے روگردانی والے حافظ محمد ابراہیم صاحب کا بدایوں میں سیاہ جھنڈیوں سے استقبال کیا گیا۔

لاہور میں نماز استسقاء ادا کی گئی۔ بارش نہیں ہوئی۔ گرمی کی شدت ہے۔

برما میں فوج بھیجنے کے معاملہ کو زیر بحث لائے جانے کو مفاد عامہ کے خلاف قرار دیتے ہوئے گورنر جنرل نے التوائے اجلاس کی تحریک مسترد کر دی۔

مولانا ابوالکلام آزاد احمد آباد سے سرحد کی طرف روانہ ہو گئے۔

جموں میں ایجی ٹیشن کا خاتمہ ہو گیا۔ مندروں سے پولیس ہٹائی گئی۔

بنگال کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ عنقریب پارٹی لیڈروں کی کانفرنس منعقد کی جائیگی۔ جو بنگالی قیدیوں کو انڈمان سے منگوانے پر مشتمل ہوگی۔

گونڈہ میں سرجو اور گھاگرہ کی طغیانیوں نے تباہی برپا کر رکھی ہے۔

لاہور کے بوچڑ خانے کے متعلق ایجی ٹیشن جاری ہے۔ ممکن ہے کہ بوچڑ خانہ بند کر دیا جائے۔

سرحد میں کانگرس وزارت کے امکانات خان عبد الغفار خاں کی رہائی کی وجہ سے بڑھ گئے ہیں۔

مسٹر جناح اور مولانا شوکت علی کے دورۂ سرحد کی خبر تصدیق طلب ہے۔

لدھیانہ میونسپل کمیٹی کی میٹنگ میں ہنگامہ ہو گیا۔ وزیٹروں کی دو پارٹیوں نے لاٹھیوں کا آزادانہ استعمال کیا۔

سرائے صالح کے فساد کے سلسلے میں مقدمات نہیں چلائے جائینگے۔

چودھری چھوٹو رام نے کہا۔ میں نے مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہر لال کی شان میں کبھی گستاخی نہیں کی۔

انبالہ میں ایک تمام خاندان ہیضہ کا شکار ہو گیا۔

گورنر پنجاب کے اعلان کے تحت متعدد اشخاص پر پابندیاں عائد کرادی گئیں۔

شہر قصور کے نواحی گاؤں کوٹ مراد خاں ایک شخص کے یہاں سے دیسی ساخت کی پستول برآمد ہوئی۔

والیان ریاست جب بیرون ہند سے واپس آئینگے تو ان کے اسباب کی تلاشی لیجائیگی۔ اس سے قبل یہ آزاد تھے۔

رہا شدہ اسیران کمیٹی نے عدم تشدد پر کار بند ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔

جنڈیالہ شیرخاں میں صورت حالات بر قابو پالیا گیا۔

یو پی گورنمنٹ نے کانپور کے کارخانہ داران اور مزدوروں کے جھگڑوں کی تحقیقات کے لئے کمیٹی مقرر کر دی ہے۔

جنڈیالہ شیرخاں میں [illegible]
کوئٹہ میں سرکاری جھونپڑے [illegible] ضائع ہو گئے۔

جموں و کشمیر کے ہندو خود داروسی کا مرض دیتے ہیں۔ کہا ہندوؤں کے مستہور لیڈر شری پریم ناتھ بزاز نے۔

کوہاٹ کے بلا رسیدوں کو جو قرضے دئے گئے ہیں۔ اسکی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی کا تقرر عمل میں آیا ہے۔

لاہور ہائیکورٹ ایک ہفتہ کے لئے بند ہو گیا ہے۔ اس ہفتہ میں کوئی جج کام نہیں کریگا۔

ڈپٹی کمشنر لاہور کے دفتر میں بارہ اسامیوں کے لئے ۲۰ امیدوار پہنچے ہوئے تھے۔

لاہور میں جعلی سکے بنانے والے ایک ہندو کی گرفتاری عمل میں آئی۔

راولپنڈی کے موٹر ڈرائیور دوبارہ ہڑتال کرنے والے ہیں۔

پولے پانچ آنے کے غبن کے الزام میں بلدیہ پانی پت کا کلرک برطرف کر دیا گیا۔

بندے ماترم کے گیت کے متعلق مسلمانوں کی طرف سے وہی اعتراض پیش کیا جا رہا ہے۔ جو کانگرس کے سہ رنگی جھنڈے کے متعلق ہے۔

سندھ پراونشل لیگ کانفرنس کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

ریاست ٹراونکور نے رستم زماں گاماں پہلوان کی عزت افزائی کے طور پر ریاست کا اعلیٰ ترین نشان بخشا۔

دو ہزار دو سو روپے کی طلائی طشتری پر اس کا نصف انگریز ایک سو معمول پنڈت جواہر لال سے ملایا کی واپسی پر لیا گیا۔

حکومت بنگال نے ایک تردیدی اعلان شائع کیا ہے۔ کہ انڈمان میں کوئی بھوک ہڑتال ہلاک نہیں ہوا۔

ممالک غیر

حکومت روس چین کو آزادی برقرار رکھنے میں جاپان سے جنگ [illegible] ڈکٹیٹر روس کا۔

جامع عمرؓ کی جگہ یہود [illegible] سلیمان

جرمنی کے ایک مشہور جنرل [illegible]

مسولینی کی ہوس استعماریت [illegible] آغوش

شاہ یمن سے ایک خفیہ [illegible]

عراق پر برطانیہ کی گرفت ڈھیلی نہیں ہو [illegible] بھی کہا جاتا ہے۔ کہ برطانیہ کا ہاتھ ہے [illegible] مستقیم [illegible] فلسطین کے معاملے میں احتجاج [illegible]

شاہ حبش اطالیہ کو حبش [illegible] مسولینی نے شاہ حبش ہیل سلاسی کو دوبارہ حکمرانی کی دعوت دی ہے۔

سلطان نجد نے فلسطین کے معاملہ میں کہا۔ اہم اس ضمن میں ہر ممکن کوشش کرینگے۔ اور جو کچھ بھی ممکن ہو۔ انشاء اللہ کر گذرینگے۔

علاقہ سرحد پر ۱۳ فروری سے ۲۳ اگست تک سات ہزار تین سو بم گرائے گئے۔

جاپانی فوج ایک محاذ پر ساری کی ساری نرغے میں پھنس گئی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہوائی جہازوں کا منشاء برطانی سفیر پر حملہ کرنا نہ تھا۔ لیکن پھر بھی یہ حقیقت ہے کہ انہوں نے ان لوگوں پر حملہ کیا۔ جن کا جنگ سے کوئی تعلق نہ تھا۔

امریکہ فضائی جنگ کے لئے مزید تیاریاں کر رہا ہے۔ چنانچہ اس وقت بھی چھ سو طیارے تیار ہو رہے ہیں۔

منگول کے شہزادے اور افواج کے جنرل نے جاپان سے اشتراک عمل کا اعلان کرتے ہوئے کہا! ہم چنگیز خان اعظم کی خواہشات کے مطابق عظیم الشان تعمیری کام کرتے رہینگے۔

آسٹریلیا بجٹ کا مسودہ ایوان میں پیش کر دیا گیا۔

افغانستان میں اصلاحات کا کام کامیابی سے چل رہا ہے۔ اور اس میں دن بدن ترقی ہے۔

مدینہ منورہ کی صنعتی درسگاہ کی اعانت کے لئے ہندوستان میں چندہ کیا جا رہا ہے۔

جلالت الملک شاہ فاروق کو شیخ ازہر نے کتاب اللہ کے ہدیہ سے سرفراز کیا۔ اور ایسی ہدایتیں کیں۔ جو ایک عالم کو ایک بادشاہ کے لئے مناسب تھیں۔

ادیس ابابا میں بادشاہی منعقد کرنے کی تجویز ہے۔ اس موقعہ پر شاہ اطالیہ کے متعلق اعلان کیا جائیگا۔ کہ وہ شہنشاہ حبش ہیں۔

وزارت برطانیہ میں چند اہم تبدیلیاں ہونے والی ہیں۔

ناظرین اکرام

اگر آپ صراط مستقیم کی پالیسی سے متفق ہیں۔ تو ممکنہ اعانت سے نوازش فرمائیے۔ اور اپنے مشورہ سے آگاہ کیجئے۔ جس کی فوری ضرورت ہے۔

خاکسار مدیر

رجسٹرڈ ایل نمبر

پانچ روپیہ میں چالیس کتابیں

قرآنی موضوع پر چھوٹی بڑی چالیس کتابیں پانچ روپیہ میں حاصل فرمایئے۔ جس سے آپ کے قرآنی معلومات میں اضافہ ہوگا۔ آپ کے لئے اور آپ کی مستورات کے لئے اور آپ کے بچے اور بچیوں سب کے لئے اس میں مواد ملیگا

ملنے کا پتہ
ادارۂ عالمگیر تحریک قرآن مجید
حیدرآباد دکن

قرآنک ورلڈ

ادارہ عالمگیر تحریک قرآن مجید کی طرف سے انگریزی زبان کا یہ سہ ماہی بلند پایہ رسالہ کئی برس سے جاری ہے۔ غرض یہ ہے کہ انگریزی دان طبقہ بھی برکات قرآنی سے مالامال ہو۔ اور الحمدللہ کہ ہند و بیرون ہند میں اسے دیکھنے والے پیدا ہو چکے ہیں۔

جس طرح "عالمگیر تحریک قرآن مجید" اپنی نوعیت کا دنیائے اسلام میں واحد ادارہ ہے۔ اسی طرح یہ رسالہ بھی۔ اپنی ایک خاص خصوصیت رکھتا ہے کیونکہ اس کے اندر قرآنی مباحث کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا جو ناظرین کو پراگندہ خاطری سے بچاتا اور ایک نتیجہ تک پہونچاتا ہے قیمت سالانہ چار روپے (للعہ) ایجنٹوں کیلئے خاص رعایت۔

مینجر رسالہ قرآنک ورلڈ حیدرآباد دکن

مطبوعات عالمگیر تحریک قرآن مجید

ادارہ عالمگیر تحریک قرآن مجید کی طرف سے قرآنی فضا پیدا کرنے کیلئے اب تک دو لاکھ کے قریب لٹریچر شایع ہو چکے ہیں جس کے مطالعے سے قرآنی معلومات میں اضافے کے علاوہ یہ معلوم ہو جائیگا کہ بنی نوع کی حقیقی خدمت کیا ہے اور مسلمانوں کی بگڑی کیونکر بن سکتی ہے اس اہم اور مبارک تحریک سے بھی آپ واقف ہونا چاہیں تو ان مجموعوں کو آپ ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

مجلدات سلسلۂ اشاعت قرآن مجید	(۱۲ روپے)
مجلد ترجمان القرآن	(۳ روپے)
قرآنی کتب خانہ	(عہ)

ادارۂ عالمگیر تحریک قرآن مجید حیدرآباد دکن

عالمگیر الیکٹرک پریس بازار لاہور میں باہتمام میاں عبدالغنی اڈیٹر و پبلشر کے چھپکر دفتر صراط مستقیم شاہی مسجد لاہور سے شائع ہوا۔